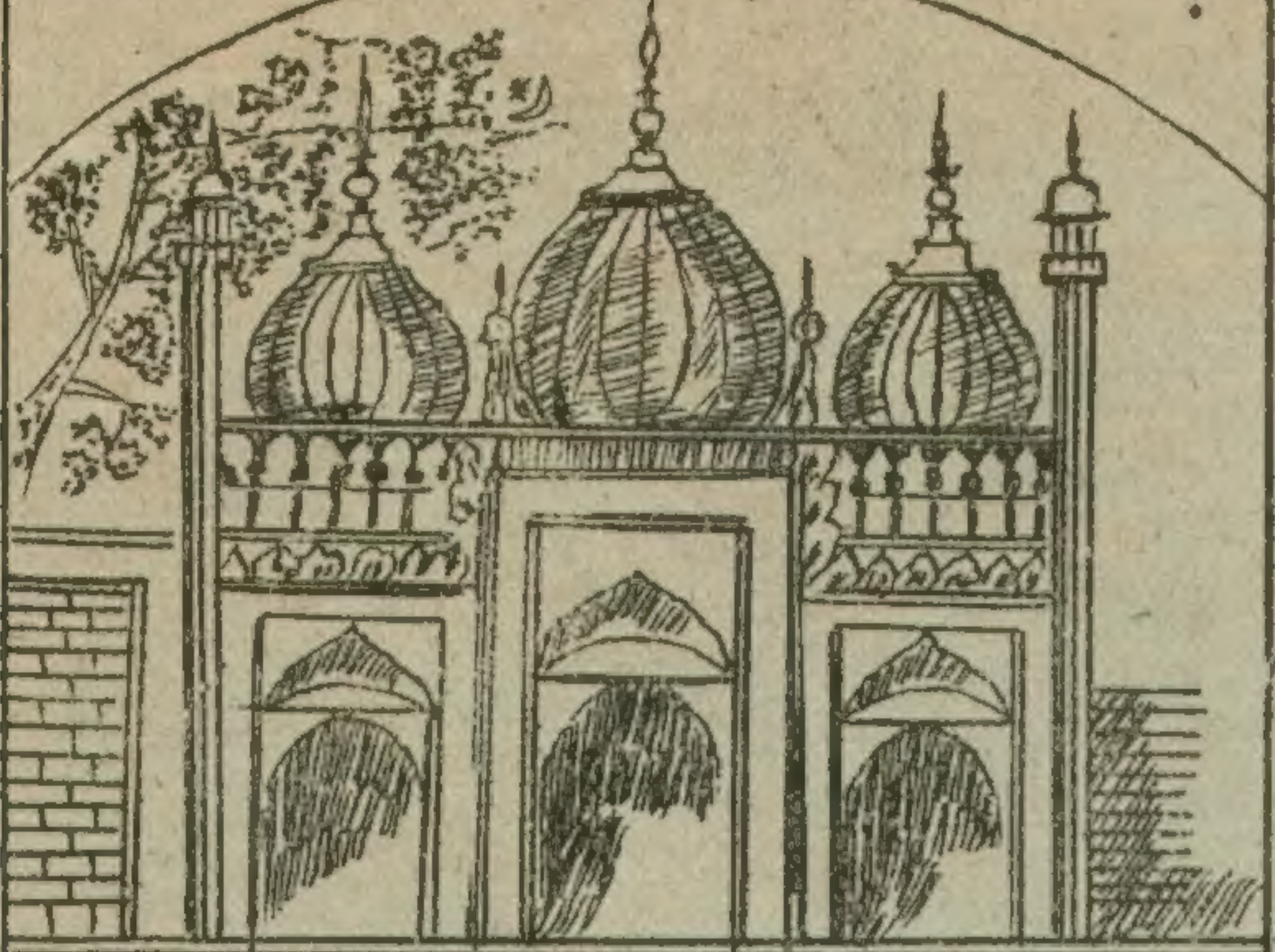


سبحان الذي اسرى بعينه ليلاً من المسجد الحرام الى
المسجد الاقصى



BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

رجسٹرو مفیو ایل ۲۸۸ آل سیج دور آخر نهدی آخر زمان

گورنمنده طاعت
طلباء و غیر مذہب اہل
قیمت ازغریاء
(۶)

Digitized by Khilafat Library

(4)

فصل

دوایمینی شفا بمینی غرض دارالامامینی

روز جمعه است

مجلس شوال الطبعی

اور آپ کی جماعت کا مذہب
مسلمانیم از فضل خدا
مصدقہ مارا نام و پیشوا
ہم پرین از دوزیا گزیریم
باده عرفان از جام اوست
و امن پکشت بدست مادام
چاشہ و باجان بدخواہ شدن
ہر نبوت را بردہ اختتام
زوشد سیراب سیراب کہ بہت
آن از خود انہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے ادحال
ہر چہ ز نابت شود ایمان بہت
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکہ آن مستحق لعنت است
منکہ آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیان شد یاقین
ہر کہ انکار کند از شفیقا است
ترد کافر است سحران و قباب

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات لکھنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے معمول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کر لیں اور پھر اس پر پیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گہری کے ذریعے سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر۔ اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دھوپ گہری میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جیس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ پڑھ جا تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زور نہ ہونے تک یہ بھی یاد رہے کہ گھڑ یا نیو یا ٹیم پر کبھی جاتی یا مردہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب۔ سورج غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشاء۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد

از ناز و غیر ایک گھنٹہ ۲۲ سنٹ قبل طلوع آفتاب ہے۔ بعد کہ طلوع آفتاب پہلے ایک۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھاتے ہیں۔ اور طالب سکھار کر کرتا جاتا ہے۔ اشدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گنہگاروں کو توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گنہگاروں کو توبہ کرتا ہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اؤب الیہ بار۔ رب اِنی ظلمت نفسی واعترف بذنبی فاعف عنی ذلونی فانہ لا یعفو الذنوب الا انت۔ امیر رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گنہگاروں کا اقرار کرتا ہوں میرے گنہگاروں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس بعد آپ معراج میں مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جلد (۶)

۳۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۶ء

نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام ڈاک ولایت

پوپ کی اُمید - پوپ صاحب ایک خوشحالی تحریر میں رقمطراز ہے کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجوں - اور طوفان کی سختیوں سے تھپیڑے کھا کر نہایت خوفناک حالت میں ہو رہا ہے۔ لیکن وقت آئیگا۔ کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا۔ اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بچا دلیگا۔

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ میں ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی اُمید برآتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کھل - یسوع مسیح اگر زندہ بھی ہوتے۔ تو اول کا مسکن وادی کشمیر میں سمندر سے اتنا دور ہے۔ کہ وہاں تک موجوں کی آواز نہیں پہنچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر میں ایسے آرام سے پڑے ہیں کہ ایک ہنسن ہزار پوپ بھی قیامت تک چلاتا رہے۔ تو وہاں کو کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ بھلا پوپ صاحب یہ تو فرمادیں کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبھی یسوع نے آپ کیسے امر کیا کبھی جواب دیا ہے۔ جو بخیرہ نہیں گے۔

یسوع کے برخلاف پادریوں کی کثرت لائے ولایت کا اخبار ریشل نیوز سپر کہتا ہے۔ کہ یسوع کا حکم یہ تھا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو۔ جہاں کیڑا مٹی کہا جاتی ہے۔ اور چور چوری کرتا ہے۔ بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ۔ عام عیسائیوں نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تھا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتھ بلکہ متفق ہو کر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا ناقابل عمل ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتوں سے ظاہر ہے۔ ان میں سے چند ایک پادریوں کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

پادری فٹز برٹ صاحب وارد وار سپ ۸۰ لاکھ روپیہ
پادری گارڈن صاحب وارد سوت ویل ۸۱ لاکھ روپیہ
پادری فیئر وارد نا کلی بریت ۲۴ " "

پادری آر جی بلڈ صاحب وارد فار سپ ۲۲ لاکھ روپیہ
یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا
ماخذ عیسویت - ڈاکٹر پا کارس صاحب ایک کتاب
اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل میں جو اقوال مسیح
کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اس کا اکثر حصہ لفظ
بلفظ بدھ کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور میں سال
تک ان کی عمر کے حالات کی کچھ اطلاع نہیں اس واسطے
تعجب نہیں کہ اس عرصہ میں انہوں نے ہندوستان کے
کسی مہاتما بدھ سے جو خود نبی ہوا ہند کے انبیاء کا
وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح کچھ صاحب
شرعیات نبی نہ تھے بلکہ صرف پہلی شریعتوں پر عمل تیلے
والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان
نبی تھے۔

زمین کی تباہی - امریکہ کے ڈاکٹر ٹومیس صاحب
ایک کتاب نو سو صفحے کی لکھی ہے جس میں طبقات ارض
کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے۔ کہ دو ایک
سال میں زمین پر ایک تباہ کن طوفان آئیوالا ہے جو یورپ
اوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچے گا
اور اس کے راہ میں جو کچھ آوے سب کو تباہ کر دلیگا وہ
لکے ہیں کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ ۵۰ ہزار سال کے
بعد آیا کرتے ہیں۔ دنیا داروں کی غفلت کا تو ایسا ہی حال
ہے کہ ایسے طوفان کا آنا ہی کوئی تعجب کی بات نہیں سمجھتے
اور ہم ایسی باتیں ہمیشہ کہہ ہی کرتے ہیں۔ اکثر جہوٹی نقلی
ہیں اور کوئی ایک آدھ اتفاقاً درست بھی ہو جاتی ہے لیکن جو
پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہیں۔
اس میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے۔ کہ ایسے عذاب اس بات
کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں کہ اگر لوگ توبہ کریں۔ تو وہ
بچ جائینگے۔ چنانچہ رجوع حق ہونے والے بچائے جاتے
ہیں۔

عورت ڈاکٹر - ڈاکٹر ٹیل صاحب میڈیکل جنرل میں لکھتے ہیں
کہ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ عورتیں ڈاکڑی پیشہ کے لائق
نہیں ہیں نہ اول میں جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیاں ان
میں اس قسم کی پائی جاتی ہیں کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے شکیل اور

مہو پو

(دفتر: بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم

مولفہ عبدالحی صاحب ۲۰۸ صفحے
میں ختم ہوئی ہے۔ ناظرین اسکا
پہلا حصہ دیکھ چکے ہیں اس واسطے اس کے متعلق کچھ بہت کہنے
کی ضرورت نہیں اس میں شک نہیں کہ عرب صاحب موصوف نے اس
کتاب کے کہنے میں اور چپانے میں بہت محنت اٹائی ہے جیسا
کہ کتاب کے اخیر میں انہوں نے ذکر کیا ہے کوفت کی تمام مشہور
کتابوں کو انہوں نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ
رکھا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بھی ہیں اور عربی
حصہ کو جس خوبی سے انہوں نے پورا کیا ہے وہ متحج بیان
نہیں۔ لیکن اردو ترجمہ کو بھی لائق آدمیوں کی مدد اسی طرح
نیچا ہے یہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ خیر ملک کے آدمی کی
تصنیف ہے۔ قرآن شریف کے شائقوں کو چاہیے کہ عرب صاحب
کی محنت کی قدر کریں اور کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خرید کریں۔

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر فضیلت کے کہ حصہ اول سے
دیرہ گئی ہو گئی ہے صرف پندرہ روپیہ گئی ہے اور حصہ اول کی
قیمت بھی عرب صاحب کے کم کر کے صرف عہ کر دی ہے پس دولوں
جلدین یعنی ہزار صفحے کی کتاب صرف پندرہ روپیہ میں مل سکتی ہے
دفتر بدھ کی بک ایجنسی سے طلب فرمادیں۔

الاستحلاف

یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب لکھ
آف گوئی کے حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدھ قادیان کی تصنیف ہے اور
خلافت میں ردائف کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الہی
سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتیں و نصرتیں حضرت مسیح موعود
پر ہوں جنہوں نے سب اول سنی و شیعہ کے درمیان کے جھگڑے
کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ کی کسی کی خلافت کی واسطے
قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیے۔ چنانچہ آپ نے اپنی عربی
کتاب سرالخلافت میں اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی
پیرایہ پر مرحوم و معذور حضرت مولوی عبدالکیم صاحب علیہ الرحمۃ
نے اپنی کتاب خلافت راشدہ میں مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی
سے فیصلہ کیا ہے کہ کسی گمراہ راہ ہدایت پر آگئے اسی منہج
پر قاضی صاحب نے سلیس اردو زبان میں قرآن شریف کی
آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب جہوٹی نقلی
پر ۱۲۵ ختم ہوئی ہے کتاب کی نگہانی اچھی نہیں مگر کاغذ سفید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَنَصِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
فہر سبقتا میں

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہ غلیض ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طوط جو صاحب جلال اور احترام کے ہیں۔ بعد دعائے سلام کے عرض ہے کہ آپ کی اتباع ان شہروں میں بہت کثرت سے ہو گئے ہیں جن کا عدد دولت ریگستان اور سنگریزہ دن کے برابر پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی وہ تعلیمات امت کے پیدا کرنے والی دنیا میں شائع کی ہیں جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے۔ اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپ کے نتائج افکار کا پیرو نہ ہو گیا ہو اور یہ لوگ بڑی جہاد و کوشش کے ساتھ آپ کی کتابیں جو آپ نے تصنیف کی ہیں ہم سے طلب کر رہی ہیں۔ جن میں جناب کے الدعات بھی درج ہوں تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے۔ اور ان کو مقتضائے عہد کے بموجب عمل درآمد کیا جاوے۔ والسلام۔ یہ عہد غلیضہ نکہا ہوا روز چہار شنبہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۲۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے۔ جو منجملہ ایلی کس اسکندریہ میں رہتا ہے اور کتب نام مذکور روزانہ ہونی ہیں۔

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہ ہے۔

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۲۶ء کا لکھا ہوا تھا۔ ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہنچا۔ اس خط میں جو آپ نے معافی سے جملہ انہماک و رفقائے طریق کے اپنا شوق و اخلاص ساتھ ادون تعلیمات واضح اور خالص اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح موعود اور مہدی مہدی نے تمام دنیا میں تبلیغ کر کے اس قرن میں شائع کی ہیں۔ اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ المسیح بھی آپ کو اور ان کے جہد و رفقائے کو جو مخلصین ہیں۔ سلام فرماتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم قریب روانہ کریں گے اور اگر مسیحا دیکھیں کہ میں کتابیں آپ کے پاس نہ پہنچیں۔ تو آپ ہم کو اطلاع فرمائیے۔ تاکہ ہم دوبارہ بھیجیں۔ اور آپ ہم کو یہ بھی اطلاع دیں مفضلہ کہ کہ آپ صاحبوں کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع کیا ہے کیونکہ یہ سچی اور حقیقی صاحبان اکابر علمائے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اس کے گرامی ہی تحریر فرمائیے۔ بالآخر سب ہمارا سلام خالص الاحترام پہنچو۔ محرمہ ۹۔ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۲۷ء۔ از قادیان ضلع گورداسپور۔

اس ہفتہ میں آسان ابر الود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی۔

اختیارات دین

حضرت احمد کی طبیعت بھی علیل رہی۔ اور آپ بہت کم تشریف باہر لائے۔

خان صاحب عبد المجید صاحب کیورتھلہ سے۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب لاسوہ سے۔ و صاحب کشمیر سے اور دیگر دست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سج

مورخہ ۲۳۔ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۴۔ فروری ۱۹۲۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۲۷ء۔ ۱۔ روشن نشان

۲۔ ہماری فتح ہوئی

۳۔ فروری ۱۹۲۷ء۔ ۱۔ انا یرید اللہ لکم الیسر

۲۔ اَلْحَقُّ بِشَیْعَةِ مُوسٰی۔ وَرَضِیَ اللّٰہُ بِہٖ قَوْلًا

۳۔ انا یرید اللہ لیکم الیسر۔ اَلْحَقُّ بِشَیْعَةِ مُوسٰی۔ وَرَضِیَ اللّٰہُ بِہٖ قَوْلًا

و یطہرکم تطہیراً۔

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے۔

اس شخص یا ان اشخاص کو جو سب سے خاص گروہ یعنی اس

عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بوجہ ایک

قول کے راضی ہوا۔ اہل بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ

تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمہیں آپ کے جیسا کہ حق ہو پاک کرے۔

ڈائری

القول الطیب

فرمایا۔ حضرت عیسیٰ کے معجزے تو ایسے ہیں کہ اس زمانے میں وہ بالکل معمولی سمجھے جاسکتے ہیں۔ اکہ سے مراد شنب کو رہے۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک لیفون کا تندرست ہونا ہے۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں یہ باتیں کچھ بھی نہیں۔

۱۵۔ جنوری ۱۸۸۷ء۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالآخری موت ہے۔ نمونیا جس سے چند گھنٹوں میں فیصلہ ہو جائے۔ طاعون نہیں اور کیا ہے۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا۔ کہ وہ رجوع کیونکر کر لیا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی شکل بات نہیں وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے۔ تو اس کے لئے بھی ایک نشان کافی ہے کہ برائے یہ ہے کہ یہ

کے زمانے میں میں کیلکٹا اور اب یا توں میں کل پنج عقیق کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ باقی رہے عقائد سوان میں تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں۔ صرف سمجھ بکھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سوا اس مسئلہ میں خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال میں۔ پس ہمیں ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر برا کہہ سکتے ہیں۔ توفیقی کے معنی میں جگہ ہے۔ مگر میرے نزدیک توجہ سے کریں۔۔۔ ہمارا مطلب حاصل ہے۔

لا توفیقی کے اگر یہ معنی ہوں کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ اس صورت میں بھی ظاہر ہے کہ آپ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف روح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری میں معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھ تھا۔ مگر یہ باطنی امور ہیں۔ خشک ملا سے کیا سمجھیں۔ پھر مکالمہ الہی کا دعویٰ ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب میں بھی ایسی کچھ ہے ابدی شہادت الہیہ میں بھی چھپا ہوا دلہن مکالمات۔ مجدد صاحب نے بھی یہی کہا ہے اور ولی

دینی میں قلت و کثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنوں میں ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ عوام الناس کو بظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں کہ نبی کتنے ہیں ملائکہ کے منکر ہیں۔ کبھی کچھ۔ حالانکہ ہم ملائکہ پر۔ خدا کی کتابوں پر۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر حشر اجساد و سب پر صق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ ہم ایسے امور کی تفصیل خدا کے حوالے کرتے ہیں۔ کیونکہ محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پر ایمان لاوے اور تفصیل کو بحوالہ خدا کر دے۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سند تا ئید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی دینی یہی ہے۔

مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ میں بیچ سمجھتے ہیں ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے ہی خلاف ہیں۔ ایسی حالت میں احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعلل ہے۔ دیکھو مفقود الخیر کے لئے ۹۰ برس یا کم دیش میعاد رکھی ہے۔ یہ ہی نہیں کہہ دیا کہ وہ نکاح نہ کرے۔ یہ واپسیت ہے (حکیم الامت نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ کہ جس ملک میں جس مذہب کی کتابیں بہت تیسر آئیں۔ اس پر عمل ہونا چاہیے۔ فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابیں ہی ہیں۔ اعمال کی اصل روح تو معرفت الہی و اخلاص ہے۔ یہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہیں۔ ہماری بعثت کی ایک بیماری غرض یہ ہی ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کو علماء مسلمان بنادیں (اکل آف گوشت)

ضرورت امام مسجد

موضع محلہ اوال تحصیل اجالہ ضلع امرت سرکی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے اس واسطے اگر کوئی احمدی بہائی امامت نہ کرے کہ منقطع ذباوین توندہ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ الراقم بندہ اللہ کو دن کی وقت سرمد لگائے۔ رات کو سرمد لگا سکتا ہے

المفتی

۳۔ روزہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں فرمایا جائز ہے۔

۳۱۔ اسی شخص کا ایک سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یاد رکھی تو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں فرمایا جائز ہے۔ ۳۲۔ اسی شخص کا ایک سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کو وسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔

۳۳۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھانا چاہیے اس کہنے کی رقم قادیان کے یتیم فند میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں فرمایا۔ ایک ہی بات ہے۔ خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فند میں بھیج دے۔

۳۴۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دو گانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں فرمایا۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھ۔ ۳۵۔ کشتہ بندوق۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرتے سے پہلے ہی مر جائے اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تجھ پر پڑھ لینی چاہیے۔ پھر اس کا کھانا جائز ہے۔

۳۶۔ دائمی دورہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو شخص بہ سبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ میں رہتا ہو۔ اس کو نماز دن میں قصر کرنی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے۔ وہ حالت دورہ میں مسافر نہیں کہلا سکتا۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیے۔

۳۷۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جائز ہے۔

۳۸۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا کہ سرمہ ڈالنے اور الٹی ضرورت ہی کیا کہ تو بندہ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ الراقم بندہ اللہ کو دن کی وقت سرمد لگائے۔ رات کو سرمد لگا سکتا ہے

بکتر منور

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر
اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Digitized by Khilafat Library

ساتھ نام اللہ کے بخشے والے - ہر بان

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کٹا گیا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ اس میں تین آئین اور بارہ الفاظ اور بیالیس حروف ہیں۔

سب سے اول میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیہ - عند ابن عباس وعائشہ وابن الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہم - (الدر المنثور)
ونسب هذا القول فی البحر الی الجمهور (العیق
ودرج المعانی)

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیت علی
نفسا فتاة قباب اللؤلؤ - مجوف - فقلت
ما هذا یا جبرائیل - قال هذا الکوثر (بخاری)
ومدنیہ - عند مجاهد والحسن و
قتادہ وعکرمہ و فی الاثنان انه الصواب
ورجھ النووی فی شرحہ لمسلم - اخراج
احمد ومسلم و ابوداؤد والنسائی والبیہقی
فی سننہ - وابن جریر وابن المنذر وابن
مردویدہ وابی شیبہ عن انس ابن مالک

جیسا کہ کتاب در المنثور میں لکھا ہے۔ یہ سورہ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور
حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق کی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی میں لکھا ہے
کہ بحر میں بھی چھ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
ہوا۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج میں میں نے ایک نر دیکھی۔ جس کے ارگرد موتیوں کے
غیمے لگے ہوئے تھے۔ مگر خالی تھے۔ پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو
اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہ سورہ شریف مدنی ہے
اور کتاب اتقان میں اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے
مسلم کی شرح میں بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم
اور ابوداؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور
ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مرددہ اور
ابن ابی شیبہ نے ابن مالک سے روایت کی ہے۔

اغضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغضاء فرغ
رأسه متبماً فقال انی انزل الی الفاسورة فقراء
بسم الله الرحمن الرحيم - انا اعطینک الکوثر حتی ختمنا (الوثر)

اما الکوثر - فاخرج البخاری و الحاکم
وابن جریر قال رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
هل تدرون ما الکوثر - قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال هو کفر اعطانیہ ربی فی الجنة
علیہ خیر کثیر ترد علیہ امتی یوم القیامہ
انیہ عدد الکواکب یختلج العبد منهم
فاقول یارب انہ من امتی فیقال انک لا
تدری ما احدث بعدک -

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ
قال فی الکوثر هو الخیر الذی اعطاه اللہ
ایاہ - قال ابو بکر قلت لسعید بن جبیر فان
الناس یزعمون انہ کفر فی الجنة فقال
سعید النعم الذی فی الجنة من الخیر الذی
اعطاه ایاه - (البخاری)

فی الناسی بدل فی الجنة فی بطنان الجنة
معناه فی وسطها

واخرج ابن ابی شیبہ و احمد و الترمذی
وصححه و ابن ماجہ و ابن جریر و ابن المنذر
وابن مردويه انه یجری علی الدس و الیاقوت
ترتبه اطیب من المسک و ماء اشد بياضاً
من اللبن و احل من العسل

و سأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما من الکوثر فقال کفر بطنان
الجنة حافاة قباب الدس و الیاقوت فیها
اذ واجه و خدمہ - قال هل تعرف العرب
ذیک قال نعم ما سمعت حسان بن ثابت
یقول -

وحباه الاله بالکوثر - الاک -

- بر - فیہ النعیم و الخیرات

الکوثر من اکثرہ - الشئ اکثرہ - کثرة مفطره
قال الکمیت -

وانت کثیر یا ابن مردان طیب

وکان ابوک ابن الفضائل کوثراً

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر نیچے رکھا اور پھر سر اٹھا
کر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے - پھر سورۃ
کوثر پڑھی -

لفظ کوثر - بخاری اور حاکم اور ابن جریر نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا - کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شے ہے - انہوں نے
جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے - تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو
میرے رب نے مجھے عطا کی ہے - وہ نہر جنت میں ہے اس میں خیر کثیر ہے - قیامت کے روز
میری امت اس پر وارد ہوگی - اس کا برتن ستاروں جتنا وسیع ہے - ان میں سے ایک آدمی
اس پر سے ہٹایا جا دیگا تو میں کہوں گا کہ میرے رب یہ تو میری امت کا آدمی ہے - اسے کیوں
ہٹایا جاتا ہے - تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں
نکالی تھیں -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوثر اس خیر کا نام ہے - جو اللہ تعالیٰ نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے - ابو بکر کہتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو
کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر
ہے - تو سعید نے کہا کہ جنت میں جو نہر ہے - وہ بھی اسی خیر میں سے ہے
جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو عطا کی ہے -

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنة کی بجائے فی بطنان الجنة آیا ہے - بطنان الجنة
کے معنی ہیں - بہشت کے وسط میں -

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے - اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور
ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردويه نے بھی یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ
نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے - اس کی مٹی کستوری سے زیادہ
خوشبودار ہے - اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے
بھی زیادہ میٹھا ہے -

اور نافع ابن ارق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر
کیا ہے - تو انہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے - جو کہ بہشت کے
وسط میں ہے - اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے
ہیں - اس میں بیویاں اور خدام ہیں - نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں
سے واقف ہیں - حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں واقف ہیں - کیا
آپ نے حسان بن ثابت کا یہ شعر نہیں سنا -

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالیٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے - بڑا کوثر - جس میں
نعمتیں اور بھلائی ہیں -

لفظ کوثر - کثرت سے نکلا ہے - اور اس کے معنی ہیں - بہت ساری چیز - بہت
زیادہ - کیت شاعر کہتا ہے -

(ترجمہ شعر) اے ابن مردان تو کثیر ہے اور طیب ہے -

اور تیرا آپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا -

پدر صادق

۳۳۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۰۶ء

پادری صاحب گوجرانوالہ میں ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان میں اپنے لڑکھون کو کھلاتے ہوئے صاحب پٹی کشن صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور ٹورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہیں۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور رہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پہر سلطنت اور حکومت نامکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کھاتے ہیں۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرے آگے رکھنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکھا دیں اس واسطے ان کو مناسب نہ تھا کہ مقامی حکم کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنوں کو بھی ہماری خدمت میں لگایا

مبارک ہیں وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہیں اور اس کے ناصرین میں شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہیں۔ پروردگار اپنی بد قسمتی سے اس کے دشمنوں میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجالانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ زمانہ مسیح موعود میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ سو ہمارے ملک میں اور دیگر اکثر ممالک میں تو اونٹ اکثر بے کار ہو چکا تھا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتے ہیں۔ اور پہر خاص کر ان دو مقدس شہروں کے درمیان جو کہ معظہ اور مدینہ منورہ میں آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچھ ہے ہی نہیں۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہیں۔ ہماری مخالفت کو موجب حصول مصلحہ جسنے ملے اور وطن کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قوی وکیل کھلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریف سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے بزرگوں کی جبین ٹٹول رہے ہیں جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستے سے کچھ مانگنا

جائے۔ تو ایک کڑی نہ دین۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً اور کرہاً سب کو اس کی مانتی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی میں یوحنا کا شاگرد عیسائی اخبار تحفہ سرحدنوں

حضرت اقدس کے لیکچرر دیان کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ اتنا لبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا اور تعجب ہے کہ یہ درافشانی اخبار بدھ پر کمر اور ہونے کی ہے جس میں وہ لیکچر تمام وکمال ۱۵ صفحوں میں ختم ہوئے۔ دروغ گوئی بروئے تو والا مقولہ شاید کسی نے عیسائیوں کے ایسے ہی پیارے لال بھکڑ کے واسطے کہا ہے کیونکہ نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہیں۔ جنہوں نے یسوع کے کاموں کو چند ایک صفحوں میں درج کر کے اخیر میں لکھ دیا تھا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکھے جا دیں۔ تو دنیا میں پہر نہ سماں۔ اس نے ایک دوست کی خاطر سیٹ پر کر جیٹ بول لیا اور شاگرد شاگرد نے ایک ناحق کی

عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جھوٹ کا کمال دکھایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد تو ایسی ہی ہو۔ اچھا شاگرد صاحب یہ تو بتائے۔ کہ اگر اخبار بدھ کا ۱۵ صفحوں کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہیں ہوتا۔ تو پہر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا پر میں بھی سامنے رکھتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہو گا۔ ہمیں تو یہ معلوم نہیں کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپ کے خداوند نے بتایا ہو۔ کیونکہ وہ کچھ عرصہ تک اس کے پیچھے پیچھے لگے پہرے تھے۔ جیسا کہ انجیل مقدسہ میں مذکور ہے۔ اگر قبول آپ کے مان ہی لیا جائے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پہر یسوع کے کارناموں کی مہموم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانوں کی نہ ختم ہونے والی آنتوں کو چوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے شاگرد صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدھ کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کر کے انتہا پر سفید جھوٹ بولنے کا الزام لگایا تھا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری جینیل صاحب کو تو جہہ دلاتے ہیں کہ اوہل تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفار سے اور الوہیت سچ کی تیلی چٹان پر اور پہر اس پر انہوں نے ایڈیٹر ایسا رکھا ہے۔ کہ جس کو

میرج جھوٹ بولنے میں بھی کوئی شرم نہیں۔ تو پہر ان کا اخبار کمان تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کی نکتہ کا علاج ایڈیٹر صاحب وطن مسلمان

ہوئے فرماتے ہیں کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال یہ ہے جو لب دیا بھڑے اور بھڑکی کہانی میں بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تھا اور آج اس یورپ کے سامنے بھڑکی مانند اپنی کرتوتوں سے ہو گیا وہ پہر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر میں ہم ہی دیتے ہیں۔

از رہ دین پردی اند عروج اندر غنستہ
باز چل آید بیاید ہم ازین راہ با یقین
ہندوؤں کا مشہور روزانہ
اخبار پتر کا (بقول وطن)
کہتا ہے کہ شہ ع کی

بانی مہائی کون تھے بنیاد بے شک ہندوؤں سے شروع ہوئی اور انہوں نے ہی اس بنیاد کی شہین کے کل پر رون کو چلایا۔

مکتی فوج مسیح موعود کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کے خاتمے کے ثبوت میں ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا

تو وہ زمانہ تھا کہ یورپ کے عام عیسائی بھی مسلمانوں کے کشت و خون کے واسطے تلواریں اور بنڈوئین لے لیکر دوڑتے تھے۔ اور یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بھی بجز خفیہ تدبیر کے اور غالیشی اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پھیلا کا استعمال نہیں کرتے حال میں اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب میں پہر سے میں جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر اور فقیر سنگ نام لکھوا کر دیل کے نادانوں کو ایک انسان کا پوجاری بنانے میں مصروف ہوئے ہیں اور خسر الدیاد والا خیرۃ کا مصداق ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہم عصر لٹ کرٹان ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ نہایت ہی شریف اور نعلے پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بے غنا ہو کر دن بدن اسے چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور یہ شہزی لوگ میں کہ آئے دن بوریہ بستر اٹھائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ اگر مخلوق ہی پرستش کرنا اچھی بات ہے۔ تو پہر خود ہندوستان میں تیس کروڑ دیوتا موجود ہیں۔ ہندو تو خود ہی بتوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ اب ہم نیابت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور ان کی تعصبی

علی گڑھ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لوگوں کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ میں سب فرقوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور میری ماتحت رعایا میں سے ایک تعداد ہندوؤں، یودیوں کی بھی ہے۔ پس جبکہ میں ان کو بھی عزیز رکھتا ہوں اور میں نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ میں ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا، رسانی کا خیال رکھوں۔ یہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہیں اور ان کا اہل دہلی کو گائیوں کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کے ضرور اس بات کا خیال ہے کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللہ یا مہرکم ان تذبحوا بقرہ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہیں بلکہ پسند فرماتا ہے۔ مگر یہی امیر صاحب نے اپنے میزبانوں اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روایتیں رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیوں انہوں نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دل جوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے ان کے مذہبی امور میں دست اندازی نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان نہیں قابل بیان ہی نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کہ ہماری طبیعت میں یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقوں بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی انہوں نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ انہوں نے وہ سلوک جائز نہیں رکھا۔ جس کا کہ انہوں نے خود اپنی زبان سے علی گڑھ میں اقرار کیا ہے۔ اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانوں سے نہیں ہے۔ بلکہ ملحد۔ کافر۔ مرتد ہے ایمان اور دجالوں سے لغو ذباہد ہوا ہے تو یہ بھی کیا حرج ہے۔ کیا ان کا اتنا بھی حق نہیں کہ یودیوں اور ہندوؤں جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی

عطا فرماتے ہیں تو کیا فرقہ احمدی انسان نہیں یا ایک فرقہ نہیں۔ اس وقت ناظرین کے دل میں طبعاً یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ امیر صاحب ان لوگوں پر کونسا ظلم کیا ہے میں خود ہی اس بات کو ظاہر کر دوں گا۔ اور وہ یہ ہے کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سربراہ اور وہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایہہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل میں صرف اس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مہرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے مسئلہ تھے۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کو وقت جہاد بند کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پھر جہاد کے لئے جو لازم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں وہ پائے نہیں جاتے۔ مسلمانوں میں سے خود ایمان اٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی اجماع النصاب پسند ہے۔ اس کے سایہ میں کسی قسم کی تکلیف نہیں یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے۔ اور ایک مؤمن ان ہونے کی حیثیت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کریں اور اس کے اقبال کے لئے دعا کریں نہ کہ اس سے لڑیں اور خود اس میں خلل دالیں مگر یہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھ بڑھ کر تھے جن پر کہ امیر صاحب کے جھگڑا گیا اور ان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دی جلیجیے۔ یاد رہے کہ مولوی عبداللطیف صاحب کو فی ایسے ویسے آدمی نہیں تھے بلکہ سنا ہے کہ انہوں نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کیوقت دستار بندی کی تھی ان کے ماتحت مرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت میں جبکہ امیر صاحب نے ان کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ افغانستان جیسی جگہ میں کسی فساد کا پھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تھی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اور اس لئے صاحبزادہ صاحب ان کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ اسوقت وہ خوست میں تھے

جو کہ ان کا مسکن تھا اور جہاں کہ آپ کی کئی لاکھ کی جائیداد تھی۔ یہی نہیں بلکہ ان کی جائیداد انگریزی علاقہ میں بھی واقع ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بھی ہے۔ غرض کہ جب انکو گرفتار کر کے کابل میں پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر ان کو کہا۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کریں مگر انہوں نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے میں اس سے گریز نہ کروں گا۔ نہ تو مسیح موعود کو جھوٹا کہو لگا اور نہ جہاد کو جائز قرار دوں گا۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے انکو سنگسار کرنے کا حکم یا گیا اور جبکہ ایک میدان میں اول کو کھڑا کر کے ارد گرد ان کے ایک کثیر گروہ کھڑا ہو گیا جن میں سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور ان کے بہائی نظریہ خواں جو امیر صاحب سے بڑھ کر اس کام میں حصہ لینا چاہتے تھے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تھے اس وقت پیراؤں کو موقع دیا گیا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ نہ میں خدا کے مامور کا انکار کر سکتا ہوں اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہوں اور حق کا انکار نہیں کر سکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد ازاں تمام طرف سے پتھر برسنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ ایک ڈھیر پتھروں کا تھچ ہو گیا اور اس طرح صاحبزادہ عبداللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری میں سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہیں بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبدالرحمن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تھا کہ وہ کیوں جہاد کا مسئلہ تھا۔ میں اس کا الزام امیر صاحب پر نہیں دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہیں سکتے کیونکہ ان کو خدا نے کل انفانتان کا حکمران مقرر کر کے وہ ان کے کل باشندوں کی جانیں ان کے ہاتھ میں دیدی ہیں۔ پس کیا ان کا فرض نہ تھا کہ وہ خدا کی امانت میں نجات نہ کرتے۔ ناظرین آپ غور کریں کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے۔ موت تو سب کو آتی ہے۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھروں کی بوچھاڑ کی جاوے۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ مل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت میں سسک سسک کر مرجائے اور پھر اس کی لاش کو دفن بھی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر تھا کہ ایک غریب عزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے۔ مگر انہوں نے اس پر بس نہیں کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچوں کو قید کر کے وہ بھی قیدی بن گئے

پہنچادی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے میں باقی رہ گئی تھی
ہم ان کے اس دہلی والے معاملہ پر سختہ چینی نہیں کرتے
مگر چاہتے ہیں کہ گائے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب نوجوان
انسان کا خیال کیا جاتا۔ جو کہ راستی پر تھا اور پھر ان کی دستاویز
ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے
دن کی تکلیفوں سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس
طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے کہ وہ
لوگوں کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس اثر
سرحد پر نظر بھی ہوا ہے۔ جس کا پائونیر کا ایک پچھلا آرٹیکل
منظر ہے۔ جس میں کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڑھ کے
اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریریں بلا
کسی غرض کے جہاد کی ممانعت میں شائع ہوئی ہیں اور ان کا
اثر پڑا ہے۔ جیسا کہ ادنیوں نے سرحد کے سفر میں
مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے
لئے تحریک کرتے ہیں اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی
تعلق نہیں۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی
شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہاں سے
ہجرت کر کے یہاں گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں چلے
آئے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور
بات کہ دنیا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مان لیتے ہیں کہ
صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے امیر صاحب کی ملکیت
میں ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے
متعلق وعظ وغیرہ کہنے میں غلطی ہی کی تھی لیکن کیا
اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے
درخواست کرتے ہیں کہ کاش آپ ایک گائے کے برابر
ہی ایک انسان کا لحاظ کریں۔ والسلام
محمود احمد۔

بدرک پو کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور بدر کے خریداروں کے
لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا ہوتا تھا کہ
دارالامان سے اگر انہیں کسی کتاب کی ضرورت
ہو تو یہ آسانی و بہ کفایت منگوا سکیں۔ چونکہ اخبار کی قیمت

کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابیں منگوانے میں
زیادہ سہولت تھی اور ہے۔ اس بک ڈپو کا انتظام
اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ
ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وہ کتابیں جن کا پہلا
ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہیں ملتیں۔ پھر از سر نو طبع
کریں چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط
چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب
سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پھر دہشیں
چھپوائی جس میں آج تک کی تمام نظمیں درج ہیں اور قریباً
دو سو صفحہ صرف چھ آئے کو دئے جلتے ہیں اب آئندہ
بھی آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھپنے
کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابیں
ہیں۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بھی کافی
ذخیرہ جمع کیا جائے گا اور موجود ہی ہے دوسری تجویز
یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین
یا اس زمانے کے علماء و فضلاء کی مہتیا کی جاویں تاکہ احمدی
بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کئی قسم کے نقصان
سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ میں عام ضرورت
کی کتابیں رکھی جائیں گی یا چھاپی جائیں گی۔ مثلاً دو سو سال
کی جبری عقرب یہ یہ ناظرین ہوں گی۔ جس سے حساب
میں بہت سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابیں
اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف
کی جائیں جن کی آج کل سلسلہ میں ضرورت ہو وہ مخالفت
کتاب میں جن کے جواب تاحال شائع نہیں ہوئے ان
کے جواب بھی چھاپے جائیں گے۔ چنانچہ بعض کتابوں
کے جواب ابھی سے تیار ہیں۔ شہادت القرآن مولوی
ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے
ایسا ہی الامات مرزا مولوی شتار احمد امرت سہری کا
اجاب اپنی اپنی درخواستیں بھیجیں۔ تاکہ اس کے مطابق
تعداد میں چھپوائی جا سکیں۔ جو حضرات زبانی و تحریری
طور سے ایسے جوابوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں
وہ خاص توجہ فرما کر درخواستیں بھیجوا دیں۔ اس کے اسوا
سلسلہ کو جیسی کتابوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔
اس سے ہمیں اطلاع دیجائے۔ تاکہ ہم ایسی کتابیں
تیار کر لیں۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس بک ڈپو
امداد کے لئے پوری توجہ سے کام نہیں لگے اور ہمارا
توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادوں میں

برکت دے اور اپنی رحمانیت سے ایسے اسباب مہیا
کروے جس سے یہ تجویزین توہ سے فعل میں آئیں
اور اپنی صفت رحیمیت سے ہماری مرامی کو مشکور
کرسے تا اعلیٰ کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف
حاصل ہو۔ و ما تو فیقی الا باللہ۔ ناظم بدر بک ڈپو

غزل انتہا کج افکار خاکسار فخر الدین ثانی

طالب علم تعلیم الاسلام المتشاور من لاکہ الرحیم آباد

شکر خدا ادا ہو طاقت کہان زبان میں

لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان میں

دارالامان میں رہ کر جو نعمتیں ہیں حاصل

ان کی مثال بھی اب ملتی نہیں جہان میں

وہ درود عطا کر یارب میری فغان میں

ہو جائے شور برپا سب اہل آسان میں

جو التی کر دن میں تجھ سے وہی ہو پوری

وے سے اثر تو ایسا یارب میری زبان میں

کہدو عدد کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے

دکھلائے اپنے جوہر اگر وہ قادیان میں

آتا نہیں مقابل کوئی بھی اس جہی کے

میرے امام کی اب وہ داکم جہان میں

ہو شوق جس کو آئے دارالامان میں دیکھو

جوش بہا ہے اب اس اپنے گلستان میں

وہ تو زمین کہ جس کے ملاح خود ہیں مہدی

مجھ سے شنا ہو اس کی طاقت نہیں زبان میں

احسن کی خوبیاں سب مجھ سے ادا ہوں کیسے

ایسی زبان نہیں ہے دوست نہیں بیان میں

لے فخر شاعری پر ہے فخر مجھ کو اپنی

ملاح جس کا ہونین مہدی ہو وہ جہان میں

اعلان۔ ایک احمدی دوا کا مسمیٰ محمد فضل قادر علی سال

مدرسہ دنیا نگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفور ہو گیا ہے اگر

کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل سے۔ نوادر کا

باپ مبلغ دس روپہ انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ کہ درمیا

گورار رنگ۔ جسم قد سے بہا رہی۔ دانوں کا بیڑہ قدم و اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسوں سرکاری مدرسہ میں بھی تعلیم پائی۔ پھر سرکاری مدارس میں برسوں ملازمت بھی کی۔ ظاہر ہے۔ کہ زمانہ طالب علمی میں اکثر ہم سبق ہندو تھے۔ اسی طرح جن مدرسوں میں بحیثیت مدرس کام کیا ان میں آٹھ آٹھ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں سینکڑوں ہندوؤں سے ملاقات رہی۔ اہل ہندو کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھے کو عام مسلمانوں سے زیادہ واقفیت ہے۔ ایک دو تین بلکہ بیسیوں ہندوؤں کی مذہبی کتابیں بھی میں نے مطالعہ کیں۔ مگر عجیب اتفاق ہے۔ کہ گنو متر کے شہور مسئلہ سے میں ابھی تک ناواقف ہی تھا۔ اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ سن کر کہ اہل ہندو گائے کا پیشاب پیتے ہیں۔ میں یہ کہہ کر تاہتا کہ یہ ویسے ہی ہندوؤں کے مخالفوں نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو نہ کرتا کرتا مر جاتا مجھے کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ میں نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو اس نے یہی کہا تھا کہ ”ہم گائے کو پوتر (پاک) جاتے اور اسی وجہ اس کے پیشاب زیادہ پیہ نہیں سمجھتے ہیں۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے۔ اس روز سے مجھ کو ایسا یقین ہو گیا تھا کہ اس گنو متر نے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تھا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے۔ میں ۱۷ دسمبر دس بجے صبح کی گاڑی میں مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہو کر براہ سہا پور بہ ارادہ دار الامان امرت سرکی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرت سر کے اسٹیشن پر پہنچا۔ اس سفر میں عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ میں سوار رہتا۔ جس کو بخار اور اس کی وجہ تکلیف زیادہ تھی۔ میں نے انسانی بہمدردی کے شایان سمجھ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں طبیب ہوں۔ دوسرے شخصوں نے یہ سن کر اپنے اپنے لئے سننے لگے اور حالات بیان کرنے شروع کئے۔ بہت سے اشخاص ایک ایک اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والوں کو سلسلہ وار خبر ہو جاتی تھی۔ اور اس طرح امرت سر تک مجھ کو نبض دیکھنے مریضوں کے حالات سننے دوایان بتاتے

اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی۔ مغرب کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تھا اور جو فیض آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جا رہے تھے اور ہونے لے نہایت منت سماجت سے مجھ کو اپنے ضعف معذہ کے حالات سننے کے لئے متوجہ کیا اور جو علاج دوسرے طبیبوں نے کئے تھے انکو بھی حتمی المقدہ تفصیل و ترتیب سے بیان کیا۔ اسی میں یہ بھی کہا کہ ”میں نے یہ سمجھ کر کہ ہر مرض کی دو گنو متر ہے بہت دنوں تک گنو متر دو وقتہ بیا مگر اس سے بھی افادہ نہ ہوا“ میں شب چرن کی زبان سے یہ سن کر حیران رہ گیا۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھ سکے۔ پھر مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہندو اکثر موقعوں پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہیں۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا انکار کرتے ہوئے شرماتے ہیں افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا میں انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفروں کی یہ ترکیب تو اچھی تھی کہ انہوں نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھ کر اس کی نسل بڑانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب میں داخل کر دیا اگر بیویوں کی عظمت نہ کی جاتی تو بیل کون چلاتا اور جوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی آواز کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جتنی رہے اور دودھ دی کی بھی افراط رہے۔ رہا گوشت۔ سو بکری۔ ہرن۔ چیتل۔ جہانک کہ ہندوستان میں بافراط موجود ہی تھا بلکہ بعض معزز دیویوں یعنی با اختیار ساتواں نے تو آدمی کا بھی گوشت بھون کیا ہے اور مہا بھارت کے زمانہ میں عام طور سے ہندوستان کے بازاروں میں گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے۔ اب مردہ ایام سے یہاں تک نوبت پہنچی کہ مسماہ گنو ماتا کے ساتھ دوسرے جانوروں کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا۔ لیکن اس ترک گوشت خوری میں صرف برہمنوں نبیوں نے ہی حصہ لیا۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا بچھلی کہاتے ہی ہیں خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی ناواقفیت

وغیرہ سمجھا ہی جاسکتا ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کی ہندو قوم میں جو خود کو پوتر اور دوسروں کو لمجھ سمجھنے والی ہیں۔ اس گہنونی بات یعنی پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہو گئیں۔ جس کے تصور سے بھی جی متلا تارے۔

Digitized by Khilafat Library

اکبر شاہ خان احمدی عجیب بادی حال دارد قادیان

شلیج والی مشین کی کا پورا ہونا

۱۸۸۱ء۔ انجیم صاحب مفتی صاحبہ اذ لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اسے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرماؤں۔ گذشتہ سال میں جب قدر پیش گوئیوں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب چرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی تھی وہ احمدیوں پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں مخفی نہیں ہیں ان اگر پوشیدہ میں تو ان بدقسمت لوگوں پر کہ جو یا تو نام نہان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہیں ہوئے یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہیں ہر حال جو کچھ بھی ہو ہم کو تو سہرا ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث از یاد ایان ہوتی ہے اس وقت مارنگ پوسٹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۱ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹٹ ٹیپنگ امر کے کامل میں ”مخت موسم سرا یورپ میں“ سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۸۸۱ء کا لندن کا تاریخ شائع ہوا ہے جس میں یہ تحریر ہے کہ ”مغربی جانب موسم سرا“ آ رہا ہے اور برٹین میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے۔ المقیاس الحرات درجہ صفر پر پہنچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری میں صفر سے بھی ۱۵ درجہ اوپر ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہیں اور براعظم کی یونہایت اتر جاتی ہیں کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے چھٹ رہے ہیں اور دیا وینیوٹ اوڈلیہ کی ماربرز بالکل منجمد ہو گئی ہیں“ یہ دیکھ کر فوراً مجھے کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ کے صفحہ ۲ کے کلمہ ۲ میں شائع ہوا ہے۔ یاد آ گیا اور وہ یہ ہے۔ ۵ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ ”پہر بہار آئی تو آئے شلیج کے آنے کے دن“ اب موسم بہار شروع ہے اور شلیج کے دن بھی آئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرماے گنگش کی زلزلہ کے وجہ جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے طور سے واقف ہی نہیں ہوئے ہیں کہ ایک جزیرہ بنام سالو الیٹ انڈین آرچیلو جینی پندرہ سو آدمی تھے

۱۸۸۱ء۔ انجیم صاحب مفتی صاحبہ اذ لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اسے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرماؤں۔ گذشتہ سال میں جب قدر پیش گوئیوں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب چرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی تھی وہ احمدیوں پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں مخفی نہیں ہیں ان اگر پوشیدہ میں تو ان بدقسمت لوگوں پر کہ جو یا تو نام نہان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہیں ہوئے یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہیں ہر حال جو کچھ بھی ہو ہم کو تو سہرا ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث از یاد ایان ہوتی ہے اس وقت مارنگ پوسٹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۱ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹٹ ٹیپنگ امر کے کامل میں ”مخت موسم سرا یورپ میں“ سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۸۸۱ء کا لندن کا تاریخ شائع ہوا ہے جس میں یہ تحریر ہے کہ ”مغربی جانب موسم سرا“ آ رہا ہے اور برٹین میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے۔ المقیاس الحرات درجہ صفر پر پہنچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری میں صفر سے بھی ۱۵ درجہ اوپر ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہیں اور براعظم کی یونہایت اتر جاتی ہیں کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے چھٹ رہے ہیں اور دیا وینیوٹ اوڈلیہ کی ماربرز بالکل منجمد ہو گئی ہیں“ یہ دیکھ کر فوراً مجھے کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ کے صفحہ ۲ کے کلمہ ۲ میں شائع ہوا ہے۔ یاد آ گیا اور وہ یہ ہے۔ ۵ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ ”پہر بہار آئی تو آئے شلیج کے آنے کے دن“ اب موسم بہار شروع ہے اور شلیج کے دن بھی آئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرماے گنگش کی زلزلہ کے وجہ جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے طور سے واقف ہی نہیں ہوئے ہیں کہ ایک جزیرہ بنام سالو الیٹ انڈین آرچیلو جینی پندرہ سو آدمی تھے

مفصلہ ذیل کتب و فترت بکٹ پو قادیان ضلع گوردوارہ پور سے طلب فرمادو
تمام احمدی بہائیوں کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے۔

آنکھوں کے بیماروں کو مشورہ

میان ڈاکٹر عبدالحق ساکن راجپوت ضلع جالندھر جنھوں نے انڈین آرٹھیالٹکس

میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور ان کے پاس بہت کثرت سے

سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری

جماعت کے غلصہ میں - میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان کے فائدہ پہنچ کر نور الید

خطبہ ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ و نفعی علی رسولہ الکریم۔ علامہ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول موزگار
مگر ری ملازم بن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے

سبب دوسرے نکاح کے خواہ ان میں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں جو بوشی انگھار

کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے۔ وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت جانے

کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جائے گی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۵ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح خوش رو و خوش خو

عالم احمدی ہیں۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں۔

آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رہی ہے قوم دینس ہے اور قریشیوں سے آپ کی رشتہ داری

ہوتی رہیں آپ نکاح کے خواہش مند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرمادیں وہ مجھ سے خط و کتابت

فرمادیں۔ پراسٹیوٹ طور پر ہی طرح اطمینان کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں بڑا

ہی مبارک ہوگا۔ وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت میں پیش قدمی کریگا۔ انشاء اللہ

نیاز مند اکمل آف گو دیکے ضلع گوجرات پنجاب

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں۔ تنخواہ دو روپیہ

معذور اک یا لعد روپے خشک لے جا دیں گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہاں

سے آئیں گے ان کا کہ یہ ہی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا۔ احمدی ہوں۔

۲۔ مجھے کاشتکاروں کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے میں زمین

دلیکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاوے گی۔ مکانات اور آلات

کسا و زری کیواسطے لکڑی حسب ضرورت میں دہن گا۔ زمین قریب چاہی اور پہلے سے کاشت

ہوتی ہے اور ہر ایک جنس بیان پیدا ہوتی ہے۔ جیسے پہلے بیان ہو چکا جانا چاہیے۔ اس سے

زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت ملے ہو سکتا ہے احمدی ہوں۔

حبیب الرحمن از موضع حاجی پور۔ ڈاک خانہ پگواڑہ۔ ریاست کپورت تھلہ

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	بکٹ
برائین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ جواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب طلبہ پر تمام حجتہ کردی اس کے دلائل قوی نے ہر دس ہزار پر واکم مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشہ نگویاں ہیں انہی پر ہی ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیے نفیس کاغذ پر خوب خط چھاپی گئی ہو پڑی کہ سب سے پہلے پھر ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بحرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک کاپی ملے تو دنیاوی سے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے	۱۰
درشیں	حضرت اقدس کی بیچنگ کی تعلیم اس میں روح ہن اور ایسے طاق سے چھاپی گئی ہو کہ آئندہ جو تعلیم میں وہ ہی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دوستوں صفحہ میں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں اب موقع ہے	۱۰
روایہ صالحہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ان اشادات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔	۱۰
السر المکرم	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۱۵
شہادت آسمانی حصہ اول	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۱۰
اعجاز احمدی	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱۰
سراج الحق حصہ آٹھ مصنف پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱۰
کامن احمدی	پنجابی نظم	۱۰
نظم مستورات	"	۱۰
فتاویٰ غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاویٰ مصنف بحر الرائق	شرح تہذیب الکلام	۱۰
شکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ منہ نور السموات والارض	المدنیۃ السعدیہ - مسیح موعود کے بارے میں مسیح نامہ کی روایت و حیات پر مباحثہ	۱۵
مصرعین و غزالی و ابن العزلی و الشوری		۱۰